عورت مارچ مطالبات ۲۰۲۳

۱۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام مزدوروں چاہے وہ فیکٹریوں، کھیتوں یا گھروں میں کام کر رہے ہوں، صفائی ستھرائی کے عملہ کے طور پر، یا گھریلو ملازمین کے طور پر گھروں میں کام کر رہے ہوں، انہیں اپنے اور اپنے خاندان کے لیے محفوظ رہائش، معیاری تعلیم اور سستی صحت کی دیکھ بھال تک رسائی پر مناسب اجرت دی جائے ۔ پہلے قدم کے طور پر، ہم تمام شعبوں میں کم از کم اجرت کے فوری نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں، اور ان تمام عناصر کے لیے جو اس سے انکار کرتے ہیں قانون کے تحت جرمانہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۲۔ ہم۔ریاست اخراجات میں کمی کا مطالبہ کرتے ہیں اور پہلے قدم کے طور پر فوج کے محکمہ کے غیر جنگی اخراجات میں کٹوتیاں ہونی چاہئیں جیسے کہ گولف کلب، گیٹڈ ہاؤسنگ اسکیموں اور اس طرح کے شاہانہ اخراجات، جن میں ٹیکس دہندگان کا پیسہ ضائع ہو رہا ہے۔ ہم بیوروکریٹس کے اسراف مراعات اور سویلین حکومتوں کے غیر معمولی اخراجات میں کٹوتی کا بھی مطالبہ کرتے ہیں، خاص طور پر وفاقی اور صوبائی سطح پر غیر ضروری وزارتیں اور ڈویژن۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ رقم فوری طور پہ عوام تک پہنچائی جائے، خاص طور پر سیلاب سے متاثرہ خاندانوں کی بحالی کے لیے۔

۳- ہم سیلاب متاثرین کے لیے فوری امداد اور بحالی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس وقت جہاں صوبوں میں لاکھوں لوگ بھوکے اور بے پناہ ہیں، ہم ریاست سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تمام خواتین اور خواجہ سرا برادری کو ان کی بنیادی ضروریات بشمول خوراک، رہائش، بنیادی ضروریات کے پیش نظر ماہانہ وظیفہ کے ذریعے سماجی و معاشی تحفظ فراہم کیا جائے۔ اور آئین پاکستان کے آرٹیکل 38 کے مطابق صحت کے اخراجات بھی فراہم کئے جائیں۔

۴۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سندھ اور بلوچستان میں جبری مشقت کے جاری عمل کا نوٹس لیا جائے۔ ان مزدوروں کی بڑی تعداد شیڈول کاسٹ اقلیتی برادریوں سے ہے۔ ہم آئینی ضمانتوں اور صوبائی قوانین کے مطابق تمام نجی جیلوں کو بند کرنے اور اس جبری مشقت اور بیگار کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے مزید مطالبہ کرتے ہیں کہ کسانوں اور مزدوروں پر واجب الادا قرض معاف کیئے جائیں خاص طور پر 2022 کے سیلاب کی روشنی میں۔

۵- ہم سندھ کے ہر ضلع میں خواتین، ٹرانس اور نان بائنری افراد کے لیے پناہ گاہوں اور سستے سیف ہاؤسز کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہم موجودہ دارالامان اور پناہ گاہوں کے لیے فنڈز میں اضافے اور فعال پناہ گاہوں کی تعداد میں اضافے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں۔ ہم پناہ گاہوں کی خدمات کے معیار میں بہتری کا بھی مطالبہ کرتے ہیں، جہاں خواتین اور خواجہ سراؤں کی نقل و حرکت کی آزادی سے پوری طرح مطابقت رکھنے والی پالیسیوں کو اپنایا جائے۔

۶۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت ٹرانس جینڈر پرسنز (پروٹیکشن آف رائٹس) ایکٹ، 2018 کو اس کی اصل شکل میں برقرار رکھے، جس میں باب II سیکشن 3 بھی شامل ہے، جو کسی شخص کو اس کی خود سمجھی جانے والی صنفی شناخت کے مطابق ٹرانس جینڈر تسلیم کیے جانے کے حق کا تحفظ کرتا ہے۔ ہم حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ خواجہ سراؤں کی خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کے خلاف کارروائی کرے، بشمول ہجومی تشدد، جس کا استعمال اس پسماندہ کمیونٹی کے ارکان کو ڈرانے اور قتل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

۷۔ ہم سندھ میں جبری تبدیلی مذہب اور بچوں کی شادیوں کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ یہ طرز عمل ان آئینی ضمانتوں کی خلاف ورزی ہے جو مذہبی آزادی، اور افراد کے وقار کا تحفظ کرتی ہیں، ہم سندھ چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ کے مکمل اطلاق کا مطالبہ کرتے ہیں۔